طالبان کا عدالتی نظام

مولانا عبدالقیوم حقانی

عدلیہ کے تفصیلی کردار پر جچ کی مفصل گفتگو

23 اگست ! حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی قیادت میں جانے والے وفد کی آج قندھار میں دوسری صبح تھی قندھار کے ریڈیو کے بار بار کے خبرنامے سے صوبہ بھر کے علماء مشائخ طلبہ عوام اور جامعہ حقانیہ سے محبت اور تعلق رکھنے والے اور غائبانہ مولانا کے مخلصین اور عقیدت مندوں کو ان کی تشریف آوری اور قندھار میں موجودگی کا علم ہو چکا تھا 21 اگست کو مولانا سے ملاقات کرنے والے خواص و عوام کے وفود کی ملاقاتوں نے مولاناکی آمد کی خبر کو پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلا دیا تھا۔ پھر گذشتہ روز باقاعدہ بھرپور سرکاری پروٹوکول کے ساتھ مولانا سمیع الحق اور اس کے رفقاء کو قندھار کے مختلف اطراف مرکزی مقامات تاریخی مناظر سیرگاہوں اور خرقہ شریف کی زیارت کے لئے گاڑیوں کے طویل جلوس کے جلو میں لیجایا گیا بہرحال 23 اگست کی صبح ہوئی نماز باجماعت ادا ہوئی تو اطراف و اکناف سے طلباء علماء مشائخ اور معززین شہر کے قافلے سرکاری مہمان خانہ میں وارد ہونے لگے محبین و مخلصین اور مشتاقین کی مولانا کو ایک نظر دیکھ لینے اور دور سے زیارت کر لینے کی تمنا تھی۔ مولانا کے قریبی ساتھیوں نے رات گئے تک ان کی افغان قیادت کے ساتھ مشاورت اور کثرت مشاغل اور ان کے صبح کے معمولات کی تکمیل کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر یہ مشورہ کر لیا کہ حضرت کو اطمینان سے 9 ' 10 بجے تک اپنے معمولات مکمل کر لینے کا مشورہ دیا جائے اور اس پر سختی سے عمل کرایا جائے ورنہ سارے دن کے کام اور الا ھم فالاھم مشاغل متاثر ہوں گے۔

چنانچہ احباب کے اصرار پر حضرت کو سرکاری مہمان خانے سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا جہاں طالبان کی قیادت اپنے رفقاء کار اور شرکاء سفر کی باہمی مشاورت سے کئی ایک اہم امور اور مسائل نمٹائے گئے۔

ادھر صبح کے سات بجے ہوئے تو مہمان خانہ مخلصین و الہین کے ہجوم سے اٹا پڑا تھا اسی اثناء میں علماء و مشائخ کی ایک بھاری جمیعت پر مشتمل ایک بہت بڑا وفد حاضر ہوا جن کی نگاہوں میں حق کا تجسس پیشانی پر علم کا نور اور طرز و ادا سے علمی متانت و تمکنت جھلکتی تھی احقر نے پوچھا یہ کون ہے بتایا گیا دولت افغانستان متحدہ

طالبان حکومت کی سپریم کورٹ (تمیز) کے جج صاحبان ہیں جو اپنے عدالتی وقت سے قبل قبل اپنے محبوب رہنما مہربان استاذ اور معزز مہمان حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

احقر آگے بڑھا معانقہ اور پھر مصافحہ کیا بعض قضاۃ نے مجھے پہچان لیا کہ جامعہ حقانیہ کے روحانی فرزند ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے تلانذہ اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کے شاگرد تھے جامعہ حقانیہ اس کی جدید تعمیرات ایوان شریعت ہال اور اساتذہ و طلبہ کے متعلق استفسارات کرتے رہے وقت مختصر تھا مولانا سمیع الحق سے بھی ان کی ملاقات اور تفصیلی مذاکرت ہونے تھے اور پھر اسی روز ہرات کے لئے بھی روانہ ہونا تھا میں نے موقع غنیمت سمجھا اور سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک جماعت کو علیحدہ کر کے ان سے عدالتی نظام طریق کار اور اب تک کے کام سے متعلق اجمالی انٹرویو لے لیا شرکاء وفد نے حضرت مولانا قاضی محمد عمر فاروقی کو اپنا امیر مقرر فرمایا کہ وہ میرے سوالات کے جوابات دیں گے اور باقی ساتھی حسب ضرورت اُن کی معاونت کریں گے۔

مولانا قاضی محمد عمر فاروقی نے میرے اولین سوال کے جواب میں فرمایا ہماری سپریم کورٹ میں ججز کی تعداد 25 ہے پچیس جید علماء کرام بطور قاضی کے اس میں کام کرتے ہیں مولوی خلیل اللہ فیروزی قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) ہیں۔

پھر اس سپریم کورٹ میں پانچ شعبے ہیں۔

(۱) دیوان معاملات (۳) دیوان تجارت (۳) دیوان حقوق عامہ (۴) دیوان امنیت عامہ (۵) دیوان جزاء

ہر شعبہ میں پانچ پانچ قاضی کام کرتے ہیں۔

تین عدالتی مراحل۔

(۱) ابتدائیہ :۔

انہوں نے بتایا ہمارے ہر صوبہ (ولایت) میں چودہ یا پندرہ اولسوالی (اضلاع) ہیں ہر اولسوالی کی سطح پر ایک قاضی ایک مفتی ایک محرر اور ان کی معاونت کے لئے تین جید اور تجربہ کار علماء مقرر ہیں۔

اولسوالی کی سطح پر ہمارے عدالتی نظام یا شعبہ قضاء کو "ابتدائیہ" (سیشن کورٹ) کہتے ہیں جس میں مدعی اور مدعی علیہ کو اپنا ابتدائی مقدمہ درج کرنا ہوتا ہے اولسوالی کی سطح

پر عدالت اس کا فیصلہ کرتی ہے۔

(۲) مرافعہ ! اگر ابتدائیہ کے عدالتی فیصلہ پر کسی فریق کو اعتراض ہو تو وہ مرافعہ میں درخواست کرتا ہے۔

ہر ولایت (صوبے) میں ایک عدالت ہے جسے یہاں کی اصطلاح میں ریاست مرافعہ کہتے ہیں پاکستان میں ہائی کورٹ کہتے ہیں ریاست مرافعہ بھی سپریم کورٹ (تمیز) کی طرح پانچ دیوان یا پانچ شعبوں پر مشتمل ہے۔

(۳) تمیز ! مرافعہ ابتدائیہ کے فیصلوں اور متعلقہ فائلوں پر خوب غور و خوض کے بعد جائزہ لیتی اور اپنا فیصلہ صادر کرتی ہے پھر اگر کوئی فریق رافعہ کے حکم پر راضی نہ ہو تو اسے ملک کی سب سے بڑی اور آخری عدالت سپریم کورٹ (تمیز) میں اپنا مقدمہ لیجانے کا حق ہے لہٰذا وہ سپریم کورٹ سے رجوع کرتا ہے۔ سپریم کورٹ میں دائر کردہ مقدمہ متعلقہ دیوان کے حوالے کر دیا جاتا ہے جس پر متعلقہ شعبہ کے پانچوں قاضی بیٹھتے اور خوب تفحص و تحقیق سے غور کرتے ہیں ذیلی دونوں عدالتوں کی تفصیلی کاروائی کا جائزہ لیتے ہیں۔

مقدمہ کے تمام پہلوؤں اور صحت و سقم پر غور کرتے ہیں۔ آخری مرحلے میں سپریم کورٹ تمیز کے پچیس ججوں کے مشترکہ اجلاس میں اس پر غور ہوتا ہے تمام جج صاحبان اپنے فریضہ منصبی کے پیش نظر مقدمہ کے تمام فائلوں جو بعض اوقات سو اوراق اسی اوراق یا اس سے کم و بیش پر مشتمل ہوتے ہیں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ابتدائیہ اور مرافعہ کے فائلوں کو یکجا کر کے کتب فقہ کے مطابق ابتدائیہ اور مرافعہ کے فیصلوں حوالہ جات اور تخریجات و استنباطات اور احکام میں تمیز کرتے ہیں اگر فیصلہ صحیح ہوتا ہے تو اس کی تقریب اور تائید کرتے ہیں الغرض تمیز (سپریم کورٹ) نقضِ فیصلہ "تعدیل فیصلہ تحلیل فیصلہ اور استیغافِ فیصلہ بھی کر سکتی ہے اور اگر چاہے تو یہ فیصلہ دوسرے مماثل محکمہ کو بھی بھیج سکتی ہے۔

جب ان تمام نواقص جن کو کتب فقہ بالخصوص فتاوی عالمگیری نے اشارہ کیا ہو کی اصلاح ہو جاتی ہے اور حکم قطعیت کو پہنچ جاتاہے تو کمانڈانئی امنیت کی وساطت سے اس حکم کا اجراء ہوتاہے البتہ مسائل کے نفاذ و اجراء میں کمانڈانئی امنیت آزاد ہے جبکہ حدود کے نفاذ میں تائید سلطانی ضرور ہوتی ہے۔

رونق فیصلہ ! ۔ جب میں نے صورت فیصلہ اور فارم وغیرہ سے متعلق تفصیلات دریافت کیں تو میرے جواب میں انہوں نے اسے رونق فیصلہ کا عنوان دیتے ہوئے کہا ۔

، کہ رونق فیصلہ کی صورت یہ ہوتی ہے اول مدعی کا تعارف پھر مدعی علیہ کا تعارف اور پھر شہود کا تعارف کرتے ہیں اس کے ساتھ تفصیلی دعوی اور فریقین کے دلائل درج کئے جاتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہمارے ہاں شرعی عدالتوں میں وکیل کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی البتہ وکیل کی اجازت تب دی جاتی ہے جب موکل عورت ہو۔ نابالغ بچہ ہو یا شرعا واقعۃ اسے کوئی عذر ہو فرمایا عموما وکیل کی ضرورت ہی نہیں آتی فیصلوں کی رفتار اور عدالتوں کی کار کردگی سے متعلق فرمایا کہ کبھی کبھی ایک ماہ میں سپریم کورٹ (تمیز) میں 100 فیصلے ہوتے ہیں اور اگر قتل حدود کے مشکل اور مفصل فیصلے زیر بحث ائیں تو ماہانہ 50 تا 60 فیصلے ہوتے ہیں تاہم اوسط رفتار 80 فیصلے ماہانہ ہے البتہ ابتدائیہ (سیشن کورٹ) اور مرافعہ (ہائی کورٹ) مین جو تمام مراحل سے گزرنا پڑتا ہے لہذا ان کی رفتار ماہانہ 5 یا 6 فیصلوں کی ہے ہم عدالت اپنے مصادر کی سندات ' فارم اور متعلقہ تمام ریکارڈ کی حفاظت کا اہتمام کرتی ہیں پھر نچلی سطح کی تمام عدالتوں کا ریکارڈ تین سال میں سپریم کورٹ (تمیز) میں آجاتا ہے جو مستقل طو رپر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور تمیز اس کی حفاظت کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اندیشہ ہوتا ہے کہ گر نچلے سطح کی عدالت کسی وقت کسی غفلت سے ریکارڈ میں تبدیلی سے غافل ہو جائے تو اصل ریکارڈ بہرحال محفوظ رہے۔ سپریم کورٹ اور دیگر عدالتوں کے قاضیوں کے لیمی کوائف بتاتے ہوئے فرمایا کہ زیادہ تر قاضیوں کا تحصیل علم کا تعلق جامعہ ارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے ہے قاضی کے تقرر میں فقہ کے کتب آداب القاضی ں شرائط بیان کئے گئے ہیں ان کے مطابق امیر تحریک کے حکم کے مطابق تقرری وتی ہے۔

یک سوال کے جواب میں فرمایا کہ فی الحال طالبان کے مقبوضہ علاقہ میں حکومت کے سی بھی مسئول کی تنخواہ نہیں ہے اور ابتدائی معاش تک نہیں ہے طالبان جو خدمت ی انجام دیتے ہیں للہ فی اللہ انجام دیتے ہیں البتہ صرف محکمہ قضاء میں ابتدائیہ سے

لیکر تمیز تک تمام قاضیون کی تنخواہ مقرر ہے اس وقت پندرہ ولایتوں میں پندرہ سو قاضی مامور ہیں ان کی تنخواہ تین لاکھ افغانی سے (تقریبا" ساڑھے پانچ سو روپے پاکستان) دس لاکھ افغانی تقریبا" دو ہزار روپے تنخواہ ہوگی تنخواہ کا یہ معیار بھی میرٹ کی بنیاد پر ہے سپریم کورٹ (تمیز) کے ساتھ ملکی سطح پر ایک بڑا جامع دارالافتاء بھی ہے جس کے رئیس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا نور محمد ثاقب ہیں اس کے ساتھ ریاست شورائے عمومی علماء کا دفتر ہے جس کے رئیس ملا عبدالغفور سنانی ہیں اس ریاست کا وظیفہ یہ ہے کہ اس کے ارکان ملک کے قوانین بناتے ہیں گویا یہ مقننہ ہوئی جس میں ہر ولایت سے دو دو یا تین تین علماء لئے جاتے ہیں اس کے قرب میں ایک ریاست احتساب ہے جس کا پرانا نام اس کے رئیس بھی ایک جید عالم دین ہیں عدالت کی نگاہ میں حکومت کا سربراہ او عام شہری برابر ہیں۔

میرے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا امنیت عامہ کا مستقل محکمہ ہے اگر حکومت کا سربراہ وزیر یا کوئی حکومتی کارندہ رشوت یا طرفداری کرے ان کے لئے یہی دیوان امنیت عامہ مقرر ہے ----- فرمایا اس میں میرا اپنا تازہ واقعہ ہے یہاں کے ایک مولوی صاحب ہیں جو اسی وقت بنوں میں ہیں انہوں نے یہاں کی زمین کے تنازعہ میں مجھ پر ابتدائیہ (سیشن کورٹ) میں مقدمہ چلایا تو وہ کامیاب ہو گئے میں یہ کیس مرافعہ (ہائی کورٹ) میں لے گیا تو مجھے کامیابی حاصل ہو گئی اس کے بعد وہ یہ کیس تمیز میں نہیں لیجا سکا کہ اسے اپنی ناکامی یقینی نظر آئی ایک دوسرا واقعہ بیان کیا کہ رئیس تحریک مولانا محمد عمر اخوند کی قوم کا یہاں قندھار میں ایک دوسری قوم کے ساتھ زمین پر تنازعہ تھا تو عدالت نے امیر تحریک مولوی محمد عمراخوند کی قوم کے خلاف فیصلہ دیا۔

ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ پچھلے دنوں رئیس تحریک مولانا محمد عمر اخوند نے عدالت کے نام ایک فیصلہ کے بارے میں سفارش لکھی کہ اس فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے تو ہم قاضیوں نے جواب میں سراجیہ کے حوالے سے لکھ دیا کہ اذا تم القضاء فلایامر السلطان بنقضه۔ جب فیصلہ قضا کا مکمل ہو جائے تو حکمران نقضِ فیصلہ کا حکم نہیں دے سکتا۔

میرا آخری سوال طالبان حکومت میں مثالی امن و امان کے قیام سے متعلق تھا کہ امریکہ برطانیہ اور دنیا کے کسی بھی ملک میں قیام امن کی وہ ضمانت موجود نہیں ہے جو

اس وقت طالبان کے مقبوضہ افغانستان میں ہے اس کی وجہ کیا ہے جواب میں فرمایا کہ قیام امن کے اسباب میں بظاہر دو چیزیں پیش نظر ہیں۔

(ا) یہاں کے علما اور طالبان قیام امن کے لئے ہر وقت بارگاہ خداوندی میں دست بہ دعا رہتے ہیں اپنے وسائل اور اسباب پر نظر نہیں کرتے بلکہ امن رب الاسباب سے مانگتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا سب کا وظیفہ ہے "رب اجعل ہذا البلد امنا" ۔

دوسرا سبب قرآن کے حدود کا نفاذ ہے جہاں بھی قرآنی حدود نافذ ہوں گی وہاں امن قائم ہوگا پہلے اس قندھار میں روزانہ اوسطاً 100 آدمی ایک دوسرے کے قتل ہوتے تھے جب سے حدود نافذ ہوئے ہیں اور طالبان نے نظم مملکت سنبھالا ہے قتل نہ صرف یہ کم، بلکہ کالعدم ہو گئے ہیں۔

جناب مولانا محمد ابراهیم "فانی" کے قلم سے برصغیر کی مشہور اور نامور علمی شخصیت حضرت مولانا عبدالهادی الشاه منصوری المعروف به "شاه منصور بابا" کی سوانح حیات

حیات شیخ القرآن

شایع هوگئ هے

ناشر ٥ مکتبه امام شاه ولی‌الله اکوره ختك

ضلع نوشهره سرحد باکستان